# عہد ابن سید الناس میں ادب سیرت اور سیرت نگاری کے رجحانات کا جائزہ

## A review of Seerah Literature in the Ibn Sayyaid Al-Nas Era and Seerah Biographical Trends

**Dr Muhammad Waseem Mukhtar**
*Assistant Professor,*
*Department of Islamic Studies & Arabic, Gomal University D.I Khan*
*Email: waseemmukhtar484@gmail.com*

**Saad Jaffar**
*Lecturer Islamic studies, Department of Pakistan Studies, Abbottabad University of Science and Technology, KPK, Pakistan*
*Email: SaadJaffar@aust.edu.pk*

**Dr Nasir Ali Khan**
*Assistant Professor,*
*Comsats University Islamabad, Abbottabad campus, Pakistan*
*Email: Nasirali@cuiatd.edu.pk*

**Abstract**

Presenting the practical manifestation of the Quranic decree, and because of their love and devotion to the Prophet (ﷺ), the Companions adapted their lives to the prophethood. The scholars started presenting the ummah with a practical picture of his life as well as writing it from the beginning. In the 8th century Hijri, the books on the Life of the Prophet (ﷺ) are a part of this series. The books of this century were confiscated and written after being deprived of the knowledge treasure in the Tribulation of Tartar, Due to which their importance increases a lot and It is impossible to avoid them / it is impossible to ignore them. As a result, so many (biographical) books of this century were awarded certificates of acceptance, (Such as Ibn Qayyim's Zaad al-Ma'ad, Ibn Sayyid al-Nas' Ayun al-Athar, and Ibn Kathir's Al-Sirat al-Nabawiyyah, etc.), and also got them primary source status, Which books were written on Seerat Tayyaba during this period? what was their fate? And What style were they representative of? These topics will be highlighted.

**Keywords**: 8th century, Ayun al-Athar, Ibn Kathir', Prophethood, Zaad al-Ma'ad, Primary source, Seerat Tayyaba

نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ کو یہ مقام حاصل ہے کہ آپ ﷺ کی زندگی کے احوال کو مختلف زاویوں سے ہر زبان میں بیان کیا جاتا رہا اور تا حال یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ یہ قرآن کریم کی آیت "**وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ**"[1] کی ایک تعبیر ہے۔ آیت کی ذیل میں صاحب تفسیر السعدی رقم طراز ہیں:

**"أعلينا قدرك، وجعلنا لك الثناء الحسن العالي، الذي لم يصل إليه أحد من الخلق---وله في قلوب أمته من المحبة والإجلال والتعظيم ما ليس لأحد غيره، بعد الله تعالى، فجزاه الله عن أمته أفضل ما جزى نبيًا عن أمته. "[2]**

(ہم نے آپ کی قدر و منزلت بلند فرمائی اور ہم نے ہی آپ کو اچھی صفات و تعریف اور اعلیٰ ذکر سے سرفراز فرمایا جہاں تک مخلوق میں سے کوئی ہستی نہیں پہنچ سکی۔۔۔اور اللہ تعالیٰ نے (اپنے محبوب کے ذکر کو بلند کیا کہ) امت کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کے بعد آپ ﷺ کے لیے جو محبت، تعظیم و خراج عقیدت ہے وہ کسی اور کے لیے نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ رحمت عالم ﷺ کو امت کی طرف سے افضل ترین جزائے خیر عطا فرمائے جو کسی نبی کو اس کی امت کی طرف سے عطا کی گی ہے۔) یعنی علمائے امت کا ہادی عالم ﷺ سے محبت و عقیدت کا ایک انداز آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی عملی تصویر پیش کرنا ہے، جس کے لیے اُنہوں آقائے دوجہاں ﷺ کی سیرت مطہرہ کو تحریری کاوشوں سے اجاگر کیا۔

تار تاری آفت کے دوران امت بہت سے علمی خزانہ سے محروم ہوئی، لیکن ساتویں صدی کے آخر اور آٹھویں صدی ہجری میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سورش سے محفوظ علاقوں کے علمائے وقت کی قلم سے تفسیر، حدیث، اسماء الرجال، فقہ، اصول فقہ، شروحات کے علاوہ سیرت پاک ﷺ اور دیگر علوم وفنون پر لا تعداد کتب منظر شہود پر آئیں، جنہوں نے سابقہ اہل علم کی کتب کو محفوظ رکھنے کے ساتھ ساتھ فکری جمود کے خاتمہ کا فریضہ باحسن انجام دیا، نیز یہ کتب بعد والوں کے لیے بنیادی مأخذ کا درجہ بھی رکھتی ہیں، اس لیے ضروری معلوم ہوتا کہ اس صدی میں سیرت النبی ﷺ پر لکھی گئی تصانیف کے مصنفین اور کتاب کا اجمالاً مطالعہ پیش کیا جائے، تاکہ ان کتب کی اہمیت وافادیت روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے۔

## آٹھویں صدی ہجری کا مشہور ادب سیرت

مذکورہ عہد میں سیرت نگاری کے میدان میں بہت سے اہل فن نے اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھائے اور سیرت کی متعدد کتب تصنیف کی گئیں۔ ان میں سے بعض میں سیرت کے کسی خاص پہلو کو اور بعض میں سیرت کے تمام پہلو کا احاطہ کیا گیا ہے۔ ذیل میں چند مشہور سیرت نگار اور اُن کی کتب کا تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

### المختصر فی سیرۃ سید البشر:

کتاب کے مؤلف شرف الدین عبد المومن بن خلف الدمیاطی (م705ھ) ہیں۔ ان کی پیدائش دمیاط (مصر) میں 613ھ میں ہوئی۔ تحصیل علم کے لیے عراق، شام، حلب اور حجاز کے سفر کیے۔ اسنوی آپ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"كان امام اهل الحديث في زمانه في جميع انواعه، الجامع بين الدراية والرواية بالسند العالى فقيها ،اصوليا، نحويا لغويا، اديبا شاعرا"[3]

(امام دمیاطی اپنے زمانے کے علما حدیث کے امام تھے، اعلی اسناد کے ذریعہ روایت اور درایت کو جمع کرنے والے تھے، ادیب، شاعر، علم لغت، نحو، اصول فقہ میں ماہر تھے۔)

آپ کا شمار فقہائے شافعیہ میں ہوتا ہے۔ آپ نے سیرت پر ایک کتاب تصنیف فرمائی ہے، جس کا نام "المختصر في سيرة سيد البشر" ہے۔ اس کا مخطوطہ خدا بخش لائبریری پٹنہ (انڈیا) میں موجود ہے۔ علامہ شبلیؒ لکھتے ہیں: "سیرت دمیاطی کے حوالے اکثر کتابوں میں آتے ہیں۔ یہ کتاب تقریباً سو صفحات پر مشتمل ہے۔"[4]

یہ کتاب دار الصابونی سوریا (لبنان۔ بیروت) سے اسعد محمد الطیب کی تحقیق کے ساتھ 1996ء بمطابق 1416ھ میں شائع ہو چکی ہے۔

## تلخیص سیرت ابن ہشام:

علم الدین علی بن محمد بن لحس الخاطی اجھی القادوسی (م708ھ) کی تالیف ہے۔ جس کے متعلق حاجی خلیفہ لکھتے ہیں: "صنف كتابا فيه"[5] (آپ نے سیرت کے موضوع پر ایک کتاب تالیف کی۔) علامہ شبلی نے اس کا نام سیرت خلاطی ذکر کیا ہے۔[6]

## عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر:

آٹھویں صدی ہجری کے مشہور محدث، شاعر و ادیب محمد بن محمد بن سید الناس (م734ھ) کی تالیف ہے، علم کے حصول کے لیے دمشق، اسکندریہ، شام اور مصر کے گردونواح کا سفر کیا۔[7]

## تعارف عیون الاثر:

یہ کتاب تقریباً 950 صفحات پر مشتمل ہے، جس میں رحمت عالم ﷺ کا نسب نامہ سے لے وفات رسول ﷺ کے حالات و واقعات، غزوات، معجزات، آپ ﷺ کے استعمال میں رہنے والی اشیاء وغیرہ پر بھی بحث کی ہے۔ یعنی کتاب میں سیئر، غزوات اور فضائل و شمائل پر مفصل کلام کیا ہے۔ کتاب کے شارح ابراہیم بن محمد المعروف بسط ابن العجمی کتاب کی بابت لکھتے ہیں:

"سبرت الكتب التى وقفت عليها فى ذلك، فالفيت سيرة الحافظ ابى الفتح ابن سيد الناس اجمع سيرة استحضرها المحدث السالك وذلك لانه اربى فيها على جميع السير فهن النجوم، وهى بينهن كالقمر"[8]

(جن کتبِ سیرت کو میں جانتا تھا اُن کی جانچ پرکھ کے بعد میں حافظ ابن سید الناس کی سیرت کی جانب متوجہ ہوا۔ جس میں سیرت کو محدثانہ طریق کا لحاظ کرتے ہوئے جمع کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ تمام کتبِ سیرت میں زیادہ منظم انداز میں مرتب کی گی ہے۔ اس کی مثال ایسے ہے کہ تمام کتبِ سیرت ستاروں کی مانند ہیں اور یہ اُن میں چاند کی مثل ہے۔)

## کتاب المغازی:

فن اسماء الرجال کے ماہر اور آٹھویں صدی کے مشہور مؤلف شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز بن عبد اللہ الترکمانی الدمشقی (م ۷۴۸ھ) کی کتاب ہے۔ جن کی پیدائش ۶۷۳ھ میں دمشق میں ہوئی۔ بعد ازاں قاہرہ منتقل ہو گئے۔ آپ عظیم مؤرخ علم الرجال کے ماہر اور اپنے وقت کے معروف محدث ہیں۔ آپ نے حدیث، علم الرجال اور تاریخ پر گراں قدر تصانیف تحریر فرمائیں۔ سیرت رسول ﷺ کے موضوع پر **"کتاب المغازی"** کے نام سے کتاب تالیف فرمائی، جو کہ اُن کی مشہور کتاب " تاریخ الاسلام " کا حصہ ہے۔ اس کے علاوہ " **طب النبوی** ﷺ " کے نام سے بھی آپ کی تالیف موجود ہے۔[9]

## تعارف کتاب المغازی:

امام ذہبی نے " تاریخ الاسلام " کی مکمل جلد اول میں سیرت طیبہ ﷺ پر کام کیا، جو دو حصوں پر مش مشتمل ہے۔ اول حصہ کی ابتدا ہجرت کے بعد کے واقعات سے ہوتی ہے، جس میں واقعات کو سن دار ترتیب سے نقل کیا گیا ہے، جس میں مؤلف کا جھکاو غزوات اور سرایا کی تفصیلات کے بیان اور جزوی معلومات کے بیان کی طرف رہا (مال غنیمت کی تقسیم، قیدیوں کے ساتھ سلوک شہدا اور مقتولین کا نام ذکر کرنا وغیرہ) اور اُس سال میں فرض ہونے والے احکام اور واقعات کو ذکر کر کے اُس سال وفات پانے والی شخصیات کا تذکرہ بمع مختصر تعارف کے پیش کرتے ہیں۔ یہ حصہ تقریباً ۴۷۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب کی دوسرا حصہ **"الترجمة النبوية"** کے نام سے موسوم ہے، جس میں ہجرت تک کے اہم واقعات کو بیان کیا گیا ہے۔ (نسب نامہ، ولادت با سعادت، بچپن کے اہم واقعات، بعثت، اسلام کی دعوت بعض حضرات کے اسلام لانے کے واقعہ، ابو طالب اور حضرت خدیجہ کے وفات جنوں کا اسلام لانا وغیرہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات، اخلاق، شمائل وافعال، زہد، خصائص، ہیت، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے استعمال میں رہنے والی اشیاء خدام کا تین، قاصدین معجزات کا ذکر کر کے سرور دو عالم یہ کیزندگی کے آخری ایام اور وفات اور ترکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کلام فرما کر کتاب کا اختتام کیا ہے۔ یہ حصہ ۳۵۴ صفحات پر مشتمل ہے۔[10]

## زاد المعاد فی ہدی خیر العباد:

شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد بن حریز الزرعی الدمشقی الملبلی (م 751ھ) کی نہایت مشہور کتاب ہے۔ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر المعروف ابن قیم ۶۹۱ھ کو دمشق میں پیدا ہوئے۔[11] آپ بحیثیت فقیہ، مجتہد، متکلم، مفسر اور محدث مشہور ہیں اور تصنیف و تالیف کے میدان میں بھی۔ مذکورہ کتاب فقہ السیر میں بنیادی ماخذ کا درجہ رکھتی ہے۔ کتاب کی افادیت کے باعث اس کا اردو میں ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔

## تعارف زاد المعاد فی ہدی خیر العباد:

"**زاد المعاد**" کا شمار سیرت کی ﷺ ممتاز کتب میں ہوتا ہے، جس کی افادیت اور اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔ مذکورہ کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات ہوتا ہے کہ سیرت نبوی ﷺ کے واقعات پر ابن قیمؒ نے فقیہانہ، محدثانہ، ناقدانہ، صوفیانہ اور کلامانہ انداز میں گفتگو فرمائی۔

اس کے علاوہ ان واقعات سے مستنبط ہونے والے فقہی مسائل اور ان کی حکمتوں اور فوائد احادیث کی جانچ پرکھ، روات پر کلام، روحانی اور وجدانی مسائل اور کلامی لطائف اور نکات کی تحقیقات کو مفصل ذکر فرمایا ہے نیز طب نبوی ﷺ پر کلام کرتے ہوئے ادویہ اور غذاؤں کو حروف تہجی کی ساتھ پیش کیا۔ رئیس احمد جعفری کتاب کی افادیت اور یکتا ہونے کے اسباب ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"یہ پہلی اور آخری کتاب ہے۔ جس میں پوری جامعیت کے ساتھ اور پوری تحقیق کے ساتھ خیر العباد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال و افعال، گفتار و کردار، اسوۂ حسنہ اور سیرت طیبہ کے تمام گوشوں کی جزئی استقصاء کے ساتھ نمایاں کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی یہ وہ خصوصیت ہے جو اس موضوع پر لکھی ہوئی کسی دوسری کتاب میں ہرگز نہیں ملتی"[12]

پوری کتاب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات گرامی، اسوۂ حسنہ اور اعمال شب و روز کا انسائیکلوپیڈیا قرار دیا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا اور بالخصوص جہاد، مغازی اور غزوات کا باب مستند معلومات اور محققانہ کلام اور اختلافی مباحث کے حل کی وجہ سے اہمیت کی حامل ہے اور سیرت کے مستند ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے، جس میں ابن قیم کے قول کو حتمی سمجھا جاتا ہے نیز مذکورہ کتاب سے کسی بھی سیرت نگار کے لیے کنارہ و صرف نظر کرنا ممکن نہیں۔

## سیرت رسول ﷺ:

صلاح الدین محمد بن شاکر بن احمد بن عبد الرحمن بن شاکر بن ہارون بن شاکر الکتبی ثم الدمشقی (م764ھ)[13] نے سرور دو جہاں ﷺ کی حیات طیبہ کو اپنی مشہور کتاب "**عیون التاریخ**" کی جلد اول میں "**السفر الاول**" کے ذیل میں بیان کیا ہے۔

## تعارف سیرت رسول ﷺ (عیون التاریخ جلد اول):

عیون التاریخ کی جلد اول کے ۴۷۰ صفحات میں نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ کو ذکر کیا گیا ہے، جسے دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ حصہ اول، جو کہ ۱۰ اصفحات پر مشتمل ہے جس میں نبی کریم ﷺ کے نسب نامہ، اور ہر سال کے اہم واقعات کو ذکر کرنے کے بعد کعبۃ اللہ کے تعمیر نو کے واقعہ کو بیان کر کے " ذکر ابتداء الوحی الی النبی ﷺ" سے بعثت نبوی ﷺ اور بعد کے اہم واقعات (پہلے اسلام لانے والا کون تھا، اظہار دعوت کا حکم مشرکین کی جانب سے صحابہ کو تکالیف اور آپ ﷺ کا استہزا کرنے والے کون کون تھے۔[14] وغیرہ) پر گفتگو فرمائی، نیز مؤلف نے عام مؤرخین اور سیرت نگاروں سے ہٹ کر "واقعہ معراج" کو نبی کریم ﷺ کی بعثت کے فوراً بعد ذکر کیا ہے۔[15]

حصہ دوم میں ہجرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کلام فرما کر بعد کے واقعات کو عنوانات کے تحت اور ہر سال وفات پانے والوں کو ذکر "من توفی في هذه السنة" کے عنوان سے ذکر کرتے گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر کلام فرمانے سے قبل نبی کریم اللہ کے اسماء گرامی، صفات، شمائل واخلاق، معجزات، موالی، کاتبین، حواریین، اہل صفہ، خدام رشتہ داروں (اولاد، ازواج وغیرہ) اور جھوٹے مدعیان نبوت کا تذکرہ کر کے آخر میں نبی کریم ﷺ کی وفات پر چند حضرات کے اشعار نقل فرمائے ہیں۔[16] یہ حصہ ۳۷۵ صفحات پر مشتمل ہے۔

## الترجمہ الشریفہ النبویۃ:

ابو الصفاء شیخ خلیل بن ایبک بن عبد اللہ الصفدي الدمشقی الشافعی صفر (م764ھ) کی سیرت نبوی ﷺ کے موضوع پر کوئی مستقل کتاب نہیں ہے۔ بلکہ اُن کی مشہور کتاب "الوافی بالوفیات" کے شروع میں "الترجمة الشريفة النبوية" کے نام سے رحمت للعالمین ﷺ کی سیرت مبارکہ کو مختصر ذکر کیا گیا ہے۔

شیخ الصفدی کی پیدائش فلسطین میں ہوئی۔ آپ ادیب، مؤرخ، شاعر تھے۔ ابن سید الناس کے خصوصی شاگرد تھے، انہوں نے مختلف موضوعات پر تصانیف تحریر فرمائیں۔[17]

## تعارف الترجمۃ الشریفۃ النبویۃ:

الوافی بالوفیات میں "الترجمة الشريفة النبوية" کے نام سے موسوم اس حصہ میں آپ ﷺ کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر مور خانہ انداز میں روشنی ڈالنے کے بعد آپ ﷺ کی صفات پر "شرح الغريب مما في صفته" کے عنوان سے تفصیلاً کلام فرمایا ہے۔ بعد ازاں قاضی محی الدین عبد اللہ بن ظاہر کے رحمت عالم ﷺ کی

شان میں کہے ہوئے اشعار کو درج کیا ہے۔[18] الترجمہ الشریفہ ۳۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

## المختصر الکبیر في سیرۃ رسول من اللہ

قاضی القضاۃ عز الدین ابو عمر عبد العزیز بن بدر الدین محمد بن ابراہیم بن سعد اللہ بن جماعہ بن علی بن صحر الکنانی الحموی الشافعی (م 767ھ) کی کتاب ہے۔ جو کہ "دار البشیر عمان" سے 1993ء میں طبع ہو چکی ہے۔ آپ دمشق میں 694ھ میں پیدا ہوئے۔[19]

## تعارف المختصر الکبیر في سیرۃ رسول اللہ

**المختصر الکبیر في سیرۃ رسول** ﷺ ۱۵۵ صفحات پر مشتمل ہے، جس میں آپ ﷺ کے نسب نامہ سے وفات تک کے واقعات کو اختصار کے ساتھ جمع کیا گیا ہے نیز آپ ﷺ کے زیر تصرف رہنے والی اشیاء اولاد، ازواج، خدام، امراء موذنین، شمائل، صفات اور اخلاق کا تذکرہ بھی فرمایا ہے۔ مصنف نے اپنے استاد شرف الدین الدمیاطی کی کتاب "**المختصر فی سیرۃ سید البشر**" کو مد نظر رکھا ہے۔[20] اور اس کے علاوہ مستند کتب سیرت اور کتب احادیث کو ملحوظ خاطر رکھ کر اس کی تالیف فرمائی۔

## السیرۃ النبویۃ لابن کثیر:

عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع البصری الدمشقی (م 774ھ) نے "**البدایۃ والنھایۃ**" میں نبی کریم ﷺ کی سیرت کو مفصل بیان کیا ہے۔ جسے محقق مصطفی عبد الواحد نے "**السیرۃ النبویۃ**" کے نام سے چار جلدوں میں شائع کیا۔ حافظ ابن کثیر 701ھ میں بُصریٰ میں پیدا ہوئے۔[21] آپ شام کے مشہور و مستند مؤرخ عظیم مفسر اور اعلیٰ پائے کے محدث تھے۔

"**السیرۃ النبویۃ** ﷺ" کے علاوہ "**الفصول في سیرۃ الرسول**"[22] اور نبی کریم ﷺ کی ولادتِ با سعادت و رضاعت پر مشتمل رسالہ "**ذکر مولد رسول و رضاعہ**" شائع ہو چکا ہے۔[23] "**الفصول فی سیرۃ الرسول**" محمد العید الفطراوی اور محی الدین مستو کے تحقیق کے ساتھ بھی شائع ہوئی ہے۔ اسی طرح ابن کثیر کی کتاب "**معجزاۃ النبي**" بھی مطبوع صورت میں موجود ہے۔

## تعارف السیرۃ النبویۃ لابن کثیر:

"**السیرۃ النبویۃ** ﷺ" میں ابن کثیر نے نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ سے متعلق واقعات اور غزوات کو مفصل بیان کر کے سرور دو جہاں ﷺ کے شمائل اور خصائل پر گفتگو کرنے کے بعد معجزات النبی ﷺ پر کلام کیا

ہے۔ **السیرۃ النبویۃ** کی ابتدا اہل عرب کے واقعات سے ہوتی ہے۔ جس کے ذیل میں اولاد حضرت اسماعیلؑ کا ذکر اور رحمت للعالمین ﷺ سے کے اجداد کے تذکرہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کا عقد نکاح، آپ ﷺ کی پیدائش و نسب نامہ سے اور تمام حالات و واقعات کو مختلف کتب سے یکجا کیا اور روایت و درایت سے منقح کیا ہے۔ ابن کثیر نے کتاب میں کسی بھی مقام پر اپنے مآخذ کا ذکر نہیں کیا مگر کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے واقعات کی تفصیل میں صرف موسی بن عقبہ، امام ابن اسحاق، امام واقدی اور دیگر اہل مغازی و سیئر کی روایات کو ذکر کرنے پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ ان واقعات سے متعلق روایت کو کتب صحاح ستہ کے نقل کیا ہے۔ کتاب کی ترتیب اور حافظ ابن کثیر کی علمی و عملی کاوش کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر محمود احمد غازی رقم طراز ہیں کہ: "کتاب میں سیرت سے متعلق تمام چیزیں جمع کر دیں۔ اس میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا تذکرہ بھی ہے۔ حضرت اسماعیل سے شروع ہوا ہے۔ ففف جن روایات کو انہوں نے مستند اور قابل قبول سمجھا اُن کو بیان کر دیا۔ جن کو اُنہوں نے کمزور سمجھا اُن کو بیان نہیں کیا۔ پھر حضور کے شمائل یعنی عادات و خصائل کے بارے میں ساری روایات کو اُنہوں نے بیان کیا ہے اور وہ احادیث جن میں حضور کے فضائل بیان ہوئے ہیں وہ بیان کیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص بیان کئے۔ پھر چونکہ وہ خود بہت بڑے محدث تھے اس لئے جہاں جہاں حدیث کے نقطہ نظر کوئی چیز قابل غور ہے اس پر توجہ دلائی۔ کہیں حدیث کے نقطہ نظر سے کوئی چیز ایسی ہے جو عام سیرت نگاروں کی نظر سے اوجھل رہی تو وہ بھی انہوں نے نمایاں کر دی۔ وہ خود بہت بڑے فقیہ بھی تھے اس لئے فقہیات سیرت پر بہت سا مواد ان کی کتاب میں موجود ہے۔"[24]

دوران تالیف ابنِ کثیر نے سابقہ لٹریچر سے خوب استفادہ کیا۔ مگر بعض کتب کے حوالہ جات نہایت کثرت سے ملتے ہیں اور روایات کی سند ذکر کرنے کا بھی مؤلف نے اہتمام کیا ہے۔ چنانچہ اسی بات کا ذکر کرتے ہوئے محقق کتاب لکھتے ہیں:

**"في سيرة ابن كثير أنه اهتم بالرواية بالاسانيد، تمشيا مع صبغته الْغَالِبَة عَلَيْهِ كإمام مُحدث، وأكثر مروياته عن الاماماَحَمد وَالْبَيْهَقِي، وأبي نعيم"**[25]

(سیرت ابن کثیر میں روایات کو اسناد کے ساتھ ذکر کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ کیوں کہ ابن کثیر محدث تھے اور اُن کی اکثر مرویات امام احمد بہقی اور ابو نعیم سے مروی ہیں)

الغرض واقعات کی تفصیل میں **مسند** امام احمد بن حنبل، دلائل کے باب میں امام بہی کی کتاب **الدلائل النبوۃ** اور شمائل میں امام ترندی کی کتاب **الشمائل الترمذی** سے بکثرت استفادہ کیا ہے۔

## المقتفیٰ من سیرۃ المصطفیٰ:

بدر الدین ابو محمد الحسن بن عمر بن الحسن بن حبیب بن عمر بن شویخ بن عمر الدمشقی الحلبی (م779ھ) کی کتاب ہے۔ آپ کی پیدائش 710ھ میں دمشق میں ہوئی۔ علامہ ابنِ حبیب حلبی ایک مشہور مؤرخ، خطیب اور ماہر عالم تھے۔ خیر الدین الزرکلی نے کتاب کا نام "**المقتفیٰ فی ذکر فضائل المصطفیٰ**" ذکر کیا ہے۔[26] جب کہ راقم کے پاس موجودہ نسخہ پر "**المقتفی من سیرۃ المصطفی**" تحریر ہے۔

## تعارف المقتفیٰ من سیرۃ المصطفیٰ:

۹۶ صفحات پر مشتمل کتاب نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ کے مختلف پہلوؤں کو، نسب نامہ، شمائل، اخلاق، رشتہ داروں، معجزات، غزوات اور سرایا کو ذکر کرنے کے ساتھ یہ اہتمام کیا ہے کہ ہر مقام کی مناسبت سے اشعار کتاب کی تالیف میں مؤثر خانہ انداز اختیار کیا ہے۔

## المصباح المضی فی کتاب النبی الامی:

محمد (ابوعبد اللہ بن علی بن احمد بن عبد الرحمن بن حسن الانصاری (م783ھ) نے سیرت پر "**المصباح المضی فی کتاب النبی الامی ورسلہ الی ملوک الارض من عربی و عجمی**" کے نام سے کتاب تصنیف فرمائی، جس کی تالیف سے 779ھ میں فارغ ہوئے۔[27] یہ کتاب بیروت سے محمد عظیم الدین کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔

## تعارف المصباح المضی فی کتاب النبی الامی:

۲ جلدوں پر مشتمل کتاب میں سرور کونین ﷺ کے مختصر حالات بیان کر کے کاتبین، قاصدوں، مہاجرین وانصار، مسلمانوں اور یہود مدینہ کے درمیان معاہدات کا ذکر کر کے آپ ﷺ کے، اُن فرامین کا تفصیلاً تذکرہ کیا، جو آپ ﷺ نے عرب و عجم کے بادشاہوں کے نام ارسال فرمائے اور انہوں نے جو جواب بھیجے اُن کا بھی ذکر کیا ہے اور ان خطوط میں اگر اشعار آئے ہیں تو اُن میں موجود مشکل الفاظ کی وضاحت "**تفسیر مافیہ الغریب یا تفسیر غریبہ**"[28] کے ذریعے پیش کی ہے۔ کاتبین، قاصدین، معاہدات اور آپ ﷺ کے فرامین کو حروف تہجی سے بیان کیا ہے۔ آخر میں اُن کتب کی اسناد کا ذکر کیا ہے، جن کو مد نظر رکھتے ہوئے کتاب کو مرتب کیا۔

نبی کریم ﷺ سے عشق اور محبت صحابہ کرامؓ کی زندگی کا لازمی حصہ تھی، آپ ﷺ کی حیات بابرکت کے ہر لمحہ، قول و فعل کی بغیر زندگی کا تصور ان ہستیوں کے لیے سوہانِ روح تھا۔ آپ ﷺ کی زندگی کے مختلف گوشوں وشعبوں کو رہتی دنیا سے واقفیت، قلبی تشنگی اور محبت کے اظہار کی خاطر صفحہ قرطاس پر اُبھارا گیا۔ عاشقانِ

رسول ﷺ کی علمی کاوشیں خود میں مختلف اسلوب کی ترجمان ہیں، چنانچہ آٹھویں صدی ہجری میں منظرِ شہود پر آنے والی کتبِ سیرت کن اسلوب کی حامل تھیں، ذیل میں اسی عنوان پر روشنی ڈالی جائے گی۔

## سیرت نگاری کے رجحانات

آٹھویں صدی ہجری میں زیادہ تر سیرت نبوی ﷺ پر کتب عربی زبان میں لکھی گئیں اور دیگر زبانوں میں سیرت نبوی ﷺ پر بہت کم کتب منظر عام پر آئیں۔ ان کتب کو مد نظر رکھتے ہوئے سیرت نگاری کے جو رجحانات سامنے آتے ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

1. محدثانہ اسلوب
2. مورخانہ اسلوب
3. مؤلفانہ اسلوب
4. فقیہانہ اسلوب
5. منظومانہ اسلوب
6. شمائل ودلائل
7. تلخیصات وتشریحات

## 1۔ محدثانہ اسلوب:

اس اسلوب میں سیرت نگار نبی کریم ﷺ کی سیرت، مغازی اور شمائل کو اسناد کے ساتھ بیان کرتے ہیں یا سیرت کے واقعات کو بیان کر کے جن اسناد کے ساتھ یہ روایات اُن تک پہنچی ہیں اُن کو کتاب کے آخر میں ذکر کر دیتے ہیں۔ آٹھویں صدی ہجری میں بعض محدثین نے سیرت کے سابقہ کام کو مد نظر رکھتے ہوئے تمام روایات سیرت کا جائزہ لے کر مستند روایات سے سیرت کی کتب کو مرتب کیا۔ ایجاز و اخفاء کے ذریعے واقعات سیرت کی تنقیح کیا اور روایت و درایت کے ساتھ تمام واقعات کی جانچ پرکھ کے بعد مستند واقعات کو یکجا کیا۔ ابن سید الناس کی "**عیون الاثر**" اور حافظ ابن کثیر کی "**السیرۃ النبویۃ**" اس کی بہترین مثالیں ہیں۔ ڈاکٹر محمود غازی **السیرۃ النبویۃ لابن کثیر** کے بارے میں لکھتے ہیں:

"نبی کریم ﷺ کے شمائل یعنی عادات وخصائل اور فضائل سے متعلق تمام احادیث اور روایات جمع کر دیں ۔۔۔ جہاں جہاں حدیث کے نقطہ نظر سے کوئی چیز قابل غور تھی اس پر توجہ دلائی ہے۔ کہیں حدیث کے نقطہ نظر سے

کوئی چیز ایسی ہے جو عام سیرت نگاروں کی نظر سے جو اوجھل رہی تو وہ بھی اُنہوں نے نمایاں کر دی۔"[29]

## 2۔ مؤرخانہ اسلوب

مؤرخانہ طریقے میں سیرت نگار نبی کریم ﷺ کی سیرت کے واقعات کو یکجا اور مرتب انداز میں بیان کرتے ہیں، ان کا مقصد واقعات کی تکمیل اور تسہیل ہوتا ہے۔ واقعات اور معلومات کو بیان کرتے وقت رواۃ کے نام اور اسناد ذکر کرنے کی جانب توجہ نہیں دی جاتی۔ اس اسلوب کی ابتدا اور بانی کے متعلق ڈاکٹر محمود احمد غازی صاحب لکھتے ہیں:

" اس اسلوب [مورخانہ اسلوب] کا بانی عروہ بن زبیر کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس اسلوب کو سب سے پہلے اُنہوں نے شروع کیا۔ پھر دوسرے اصحاب مثلاً امام زہری نے، ابن اسحاق نے پھر آگے چل کر واقدی اور ابن سعد نے اس اسلوبکو مزید پروان چڑھایااور تیسری صدی ہجری تک یہ طرز بیان ایک معروف اور متعارف اسلوب بن گیا"[30]

آٹھویں صدی ہجری میں بعض سیرت نگار نے سیرت کی کتب کی تالیف میں مؤرخانہ اسلوب کو مد نظر رکھا۔ جیسے ابن ایبک الصفدی نے **الوافی بالوفیات** اور محمد بن شاکر الکتبی کی "**عیون التواریخ**" اس کی عمدہ مثالیں ہیں۔

## 3۔ مؤلفانہ اسلوب

اس اسلوب میں مؤلفین سابقہ مصنفین کی کتب کو مد نظر رکھ کر مرتب و منظم انداز میں اپنی کتابوں تالیف کرتے ہیں۔ اس اسلوب کی ابتداء کب ہوئی اس کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر محمود احمد غازی رقم طراز ہیں:

" اس طرح سے کتابیں لکھنے کا رواج تیسری صدی ہجری کے اواخر اور چوتھی صدی ہجری کے اوائل سے شروع ہو گیا۔ اس وقت سے لے کر آج تک سیرت کی جتنی کتابیں لکھی گئیں اور اب جتنی لکھی جارہی ہیں ان میں سے اکثر کتابوں کے اسلوب کو آپ مؤلفانہ اسلوب کہہ سکتے ہیں"[31]

آٹھویں صدی ہجری میں زیادہ تر کتب اسی اسلوب کو مد نظر رکھ کر لکھی گئیں۔ جیسے امام ذہبی کی کتاب المغازی، حافظ ابن کثیر کی "**البدایۃ والنھایۃ**" اور محمد بن شاکر الکتبی کی "**عیون التواریخ**" وغیرہ۔

## 4۔ فقیہانہ اسلوب:

اس طرز تحریر کے لیے "فقہ السیرۃ" کی اصطلاح بھی استعمال کی جاتی ہے، مصنف نبی دو جہاں ﷺ کی حیات مبارکہ کے واقعات اور غزوات رسول ﷺ سے متعلقہ مختلف پہلوؤں گفتگو کرتے ہوئے احکام کو مستنبط کیا جاتا ہے۔ سیرت سے متعلقہ احوال کی حقیقت حال معلوم کرتے ہوئے روایات مختلفہ میں تطبیق و تاویل کے ذریعے

مشکلاتِ سیئر کا قابل قبول اور لائق تحسین حل پیش کیا جاتا ہے۔ اسی کو فقہیات سیرت بھی کہا جاتا ہے۔فقہیات سیرت کے اہداف ومقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے ڈاکٹر محمد سعید البوطی رقم طراز ہیں:

" 1۔ آپ ﷺ کی ظاہری زندگی اور اُس وقت کے ظاہری حالات کے برعکس آپ ﷺ کی شخصیت کو نبوت کے اعتبار سے سمجھنا۔2۔ انسان اپنے سامنے کامیاب زندگی کے جملہ مراحل کی اعلیٰ مثالی صورت پائے تاکہ اُس سے انسان ایک دستور مرتب کرے جس پر انسان کاربند رہ سکے اور اس کے مطابق زندگی گزار سکے۔3۔ انسان، رسول اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ کے مطالعہ سے ایسی رہنمائی حاصل کرے جو اُس کے لیے قرآن پاک کے سمجھنے میں مددگار ثابت ہو۔4۔ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کے مطالعہ سے مسلم امہ کے لیے اسلامی ثقافت کی اعلی اقدار اور صحیح اسلامی روایات کا مجموعہ سامنے آئے جو عقائد، احکامِ شریعت اوراخلاق عالیہ سب سے متعلق ہو۔5۔ ایک معلم اور داعی اسلام کے لیے تعلیم وتربیت کا زندہ جاوید نمونہ حاصل ہو، جس کے مطابق تعلیم وتربیت کا سلسلہ جاری کیا جاسکے۔"[32]

یعنی ان اہداف کے حصول کی خاطر اور اسی تناظر میں معاشرتی، اخلاقی، عائلی، معاشی وسیاسی، عبادات و معاملات اور علمی وکلامی مسائل پر گفتگو کرنے اور احکام ذکر کرنے کا مقصد سیرت سے رہنمائی حاصل کرنا اور یہ بتلانا ہوتا ہے کہ کوئی طرز انداز اور عمل انسانی سیرت سے ہٹ کر نہیں۔

اس طرز کی نہایت عمدہ کتاب علامہ ابن قیم کی **"زاد المعاد"** ہے، جو السیرۃ کے باب میں اولین اور بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔ علامہ ابن قیم نے کتاب کی تالیف کے دوران جس فقہی بصیرت سے کام لیا اُس کا تذکرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر محمود غازی لکھتے ہیں:

"زادالمعاد سے مصنف کی غیر معمولی بصیرت اور دین فہمی کا اندازہ ہوتا ہے۔ دین کی مزاج شناسی، حدیث، فقہ، تصوف اور روحانیات میں درک کتاب کے ہر ہر صفحہ سے نمایاں ہے۔ مصنف نے فقہ کے تمام ابواب کو سامنے رکھ کر ذخیرہاحادیث اور سیرت سے مذکورہ کتاب کو مرتب فرمایا۔"[33]

## 6۔ منظومانہ اسلوب:

اس اسلوب میں آپ ﷺ کی سیرت کو منظوم انداز میں ذکر کیا جاتا ہے یعنی مؤلف مختلف کتب سیرت کی روشنی تمام واقعات کو منظوم انداز میں پیش کرتا ہے۔یہ نظم کا اسلوب ہے، جو کہ اختصاصی سیرت نگاری کا ذیلی موضوع ہے یا یہ اختصاصی سیرت نگاری کی صورتوں میں سے ایک صورت ہے۔

"سیرت النبی ﷺ ایک وسیع موضوع ہے، جب کہ اختصاصی سیرت نگاری سے مراد سیرت پاک کے کسی ایک پہلو یا کچھ مخصوص پہلوؤں کے ایک مجموعے کا مطالعہ ہے یہ اصطلاح متقدمین اہل سیئر کے ہاں زیادہ معروف نہیں۔۔۔ اس کے نمایاں اسالیب تین ہیں، جو کہ سیرت پاک کے وسیع تر موضوع کی تدوین و تالیف میں پائے جاتے ہیں۔۔۔ 1: اسلوبِ نظم: یہ تجزیہ و تحلیل اور اسلوب بیان سے سیرت نگاروں کے ہاں مقدم رہا ہے۔ جس میں اعلان نبوت سے قبل بالخصوص اور بالعموم اعلان نبوت کے بعد آپ ﷺ کی مدح و توصیف میں اشعار ملتے ہیں، جن کے نمونے سیرت ابن ہشام، واقدی اور بعد کے اہل سیئر کی کتب میں جابجا نظر آتے ہیں۔"[34]

آٹھویں صدی ہجری میں بعض حضرات نے سیرت کے واقعات کو نظم میں پیش کیا ہے۔ جیسے فتح الدین محمد بن ابراہیم المعروف ابن شہید نے سیرت ابن ہشام کو دس ہزار سے زائد اشعار میں بیان کیا ہے، جس کو "**فتح القریب فی سیرۃ الحبیب**" کے نام سے موسوم کیا۔

## 7۔ شمائل و خصائل نبوی ﷺ:

مسلمان نبی کریم ﷺ کی ذات مبارکہ سے قلبی تعلق اور فطری مسرت کے باعث تمام عالم کی افضل ترین ہستی کے شکل و صورت، ظاہری حسن و جمال، انداز و اطوار، شمائل و خصائص، فضائل و عادات سے آگاہی حاصل کرنا اور اس کی بابت کلام کرنے کو زندگی کا اہم سرمایہ سمجھتا ہے اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ رحمت عالم ﷺ کی کن شخصی خصائل نے انتہائی مختصر وقت میں انسانیت کے مختلف طبقات کو ایک قلب و جسم کی مانند بنا دیا اور انہیں جہالت کی تاریک وادیوں کے اندھیروں کو چاک کر کے نور کی روشنی سے منور فرما دیا۔

یعنی رحمت عالم ﷺ کے جسمانی فضائل ہو یا آپ ﷺ کے اوصاف حمیدہ (اخلاقیات) کی بابت تفصیلات کے بیان کو شمائل نگاری کہا جاتا ہے۔ اُس صدی میں شمائل پر بھی کتب لکھی گئی ہیں، جن میں حسن بن عمر بن حبیب (م779ھ) کی "**المقتفیٰ فی ذکر فضائل المصطفیٰ**"، احمد بن محمد الہیثمی (م793 ھ) کی "**الشرف الوسائل الی فھم الشمائل**" وغیرہ منظر عام پر آئیں۔

## 8۔ تلخیصات و تشریحات

تلخیص کا مطلب ہے کسی طویل کتاب، مضمون، تقریر وغیرہ میں ضرورت سے زائد عبارتوں، جملوں اور غیر مناسب و غیر اہم الفاظ کو حذف کر کے مفہوم اصلی یا حقیقی مقصد عبارت کو بیان کر دیا جاتا ہے۔

تشریحات کا مطلب ہے کتاب کی وضاحت کرنا۔ اُس صدی میں اختصار اور وضاحت کا رجحان عام تھا، اس طرز کی بہت سی کتب منظر عام پر آئیں۔

جیسے ابن سید الناس (م734ھ) کی "**نور العيون في سيرة الامين والمامون**" جو کہ عیون الاثر کی تلخیص ہے۔

قاضی عز الدین ابو عمر بن عبد العزیز ابن جماعۃ الکنانی (م767ھ) کی "**المختصر الكبير في سيرة رسول** ﷺ" شرف الدین الدمیاطی کی کتاب "**المختصر في سيرة سيد البشر** ﷺ" کا اختصار ہے،

عبد الباقی بن عبد المجید الیمانی (م743ھ) کی "**الاكتفاء في شرح الفاظ الشفاء**" اور عبد اللہ محمد التونسی کی "**الوفاء ببيان فوائد الشفاء**" قاضی عیاض مالکی کی کتاب **الشفاء** کی شروح وغیرہ سامنے آئیں۔

**خلاصہ بحث:**

* فقہ السیرۃ کی بنیادی کتاب "**زاد المعاد في هدي خير العباد**" اسی صدی میں منظر عام پر آئی۔
* ابن کثیر کي "**السيرة النبوية**، اور ابن سید الناس کی عیون الاثر محدثانہ طرز کی نہایت اہم کتب ہیں۔
* کتب سیرت کو منظوم تشریحات اور تلخیصات کی صورت میں پیش کرنے کا رجحان اس صدی میں زیادہ رہا، جیسے ابن سید الناس کی "**نور العيون في سيرة الامين والمامون**" اور ابن جماعہ کی "**المختصر الكبير في سيرة رسول** ﷺ"
* اس صدی کی اکثر کتب سیرت مخطوطات کی صورت میں متفرق مقامات پر موجود ہیں یا گردشِ ایام کی وجہ سے ضائع ہو چکی ہیں۔
* آٹھویں صدی ہجری میں سیرت پر لکھی جانے والی مستقل کتب بہت کم ہیں۔ زیادہ تر وہ کتب ہیں، جو کسی تاریخ کا حصہ تھیں اور وہ طبع ہو کر منظر عام پر آچکی ہیں۔
* اس صدی میں جہاں دوسرے علوم وفنون کی اشاعت اور تصنیف و تالیف کی جانب بھرپور توجہ دی گی وہیں نبی کریم کی سیرت مبارکہ پر بھی نہایت عمدہ کتب سامنے آئیں۔ جن میں سیرت النبی ﷺ کے نئے پہلوؤں سے روشناس کروایا گیا۔
* ان کتب سیئر میں سابقہ مآخذ کی تنقیح کر کے مستند روایات کی روشنی میں اس موضوع پر کتب تالیف کی گئیں۔
* کتب کی تالیف کے دوران صرف کتب سیرت پر انحصار نہیں کیا بلکہ کتب حدیث سے بھی بکثرت استفادہ کیا گیا۔

## حوالہ جات

1۔ الانشراح94:04

Al Inshrah 94:04

2۔ السعدی، عبد الرحمن بن ناصر، تفسیر السعدی، تیسیر الکریم الرحمن، بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ، الطبعۃ الاولی2000ء، ص929

Al Sadi, Abd ul Rahman bin Nasir, Tafseer Al Sadi, Tesir Al kareem e Rahman, Beirut: P 929

3۔ الاسنوی، جمال الدین عبد الرحیم، **طبقات الشافعیہ**، بیروت: دار الکتب العلمیۃ، الطبعۃ الاولی1987ء1/280، شمارہ نمبر511

Al Asnawi, Jamal Al deen Abd Al Raheem, Tabqat Al Shafiyyah, Beirut: 1/280, Shumarh No511

4۔ شبلی نعمانی، علامہ، سیرۃ النبی ﷺ، لاہور: آر-زیڈ پیکجز، صفر1408ھ، 1/38

Shibli Nomani, Allama, Seerah Al Nabi, Lahore: R Z publisher, Safar1408H, 1/38

5۔ حاجی خلیفہ، مصطفیٰ بن عبد اللہ، **کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون**، بیروت: دار احیاء التراث، س ن، 2/1012

Haji Khalifa, Mustafa bin Abdullah, Kashf Al Zanon an Asami Al kutub o Al fanon, Beirut: 2/1012

6۔ شبلی نعمانی، علامہ، سیرۃ النبی ﷺ، 1/38

Shibli Nomani, Allama, Seerah Al Nabi,1/38

7۔ قاضی شھبہ، ابو بکر بن احمد بن محمد، **طبقات الشافعیہ**، ریاض: دار الندوۃ الجدید، س ن، 2/147

Qazi Shuhbah, Abubakar bin Ahmed, Tabqat Al Shafiyyah, Riyadh:2/147

8۔ بسط بن العجمی، ابراہیم بن محمد، **نور النبراس فی شرح سیرۃ ابن سید الناس**، مصر: الجریسیہ، 1964ء، ص1

Bast bin Al Ajami, Ibrahim bin Muhammad, Noor Al Nabras, Misar: P1

9۔ الشوکانی، محمد بن علی، قاضی، **البدر الطالع بمحاسن من بعد قرن السابع**، قاہرہ: دار الکتب الاسلامی، س ن، 2/110

Al Shukani, Muhammad bin Ali, Al Bad Al Talia, Qahira:2/110

کحالہ، عمر رضا، **معجم المؤلفین تراجم مصنفی الکتب العربیۃ**، بیروت: مؤسسہ الرسالۃ، الطبعۃ الاولی1993ء، 3/80

Kahala, Umar Raza, Mujam Al Moalafeen, Beirut:3/80

10۔ الذہبی، محمد بن احمد، شمس الدین، **تاریخ الاسلام وفیات المشاہیر واعلام**، بیروت: دار صادر، 2003ء، 1/80،87،686،804

Al Zahabi, Muhammad bin Ahmed, Tarikh Al Islam, Beirut:1/ 80,87,686,804

11۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن حجر، **الدرر الکامنۃ فی اعیان المائۃ الثامنۃ**، حیدر آباد: مجلس دائرۃ المعارف، الطبعۃ الثانیۃ1972ء، 5/122-137

Ibn Hajar, Ahmad bin Hajar, Al Durar Al Kaminah, Hyderabad:5/122-137

12۔ ابن قیم، ابو عبد اللہ محمد، **زاد المعاد فی ھدی خیر العباد**، مترجمہ، رئیس احمد جعفری، کراچی: نفیس اکیڈیمی، 1990ء، 2/582

Ibn Qayyim, Abu Abdullah Muhammad, Zad Al Maad, Karachi:2/582

---

[13]۔ابن العماد، عبد الحي بن احمد، **شذرات الذهب فی اخبار من ذهب**، بیروت: دار کثیر، الطبعۃ الاولی 1994ء، 347-346/8
Ibn Al Amad, Abd Al Hay bin Ahmad, Shazrat Al Zahab, Beirut:8/346-347

[14]۔الکتبی، محمد بن شاکر، **عیون التواریخ**، قاہرہ: مکتبہ النہضہ المصریہ، 1980ء، 65-61/1
Al Katabi, Muhammad bin Shakir, Ayun Al Tawarikh, Qahira:1/61-65

[15]۔ایضاً، 45/1
Also,1/45

[16]۔ایضاً، 451/1
Also,1/451

[17]۔السبکی، تاج الدین عبد الوہاب بن تقی الدین، **طبقات الشافعیۃ الکبری**، محققہ، عبد الفتاح محمد، بیروت: دار احیاء التراث العربیہ، س ن، 5/10
Al Sabki, Abd Al Wahhab bin Taqi Al Deen, Tabqat Al Shafiyyah Al Kubra, Beirut: 10/5

[18]۔الصفدی، صلاح الدین خلیل بن ایبک، **الوافی بالوفیات**، محققہ، احمد الارناوط، بیروت: دار احیاء التراث، الطبعۃ الاولی 2000ء، 93/1
Al Safadi, Khalil bin Aibak, Al Wafi bil Wafiyyat, Beirut:1/93

[19]۔الاسنوی، جمال الدین عبد الرحیم، **طبقات الشافعیہ**، 187/1
Al Asnawi, Jamal Al deen Abd Al Raheem, Tabqat Al Shafiyyah,1/187

[20]۔ابنِ جماعۃ، عزالدین بن بدر الدین الکنانی، **المختصر الکبیر فی سیرۃ رسول ﷺ**، محققہ، دکتور سامی مکی، عمان: دار البشیر، 1993ء، ص 15
Ibn e Jamaa, Aaz Al Din bin Badar Al din , Al Mukhtasar Al Kabir, Aumman:P15

[21]۔الداودی، محمد بن علی، طبقات المفسرین، بیروت: دار الکتب العلمیۃ، س ن، 11/1
Al Dawawi, Muhammad bin Ali, Tabqat Al Mufassareen,Beirut: 1/11

[22]۔الزرکلی، خیر الدین بن محمود، الاعلام قاموس التراجم، بیروت: دار العلم، الطبعۃ 2002ء، 320/1
Al Zarkali, Khair Al Din bin Mahmud, Al Alam Qamos Al Tarajim, Beirut:1/320

[23]۔المنجد، صلاح الدین، معجم ما الف عن رسول الله ﷺ، بیروت: دار الکتب الجدید، 1982ء، ص 125
Al Munjid, Salah Al Din, Muajam Ma Alaf an Rasool Allah, Beirut: P125

[24]۔غازی، محمود احمد، ڈاکٹر، محاضراتِ سیرت ﷺ، لاہور: الفیصل ناشرانِ کتب، ستمبر 2012ء، ص 221
Ghazi, Mahmood Ahmad, Muhazrat e Seerah, Lahore: P 221

[25]۔مصطفی عبد الواحد، **مقدمہ السیرۃ النبویۃ لابن کثیر**، بیروت: دار المعرفۃ، 1976ء، 14/1
Mustafa Abd Al Wahid, Muqadma Al Seerah Al Nabvi, Beirut: 1/14

[26]۔الزرکلی، الاعلام، 290/2
Al Zarkali, Al Alam, 2/290

[27]۔حاجی خلیفہ، مصطفیٰ بن عبد اللہ، **کشف الظنون**، 1710/2
Haji Khalifa, Kashf Al Zanon, 2/1710

[28] ۔ جمال الدین، محمد بن علی، **المصباح المضی فی کتاب النبی الامی ورسلہ الی ملوک الارض من عربی وعجمی**، بیروت: عالم الکتب، س ن، 2/180، 287

Jamal Al Din, Muhammad bin Ali, AL Misbah AL Mazi, Beirut: 2/180, 287

[29] ۔ غازی، محمود احمد، ڈاکٹر، محاضراتِ سیرت ﷺ، ص221

Ghazi, Mahmood Ahmad, Muhazrat e Seerah, P 221

[30] ۔ ایضاً، ص202

Also, P202

[31] ۔ ایضاً

Also

[32] ۔ البوطی، محمد سعید رمضان، ڈاکٹر، فقہ السیرۃ، مترجمہ، حافظ محمد عمران انور، لاہور: فرید بک سٹال، ستمبر 2009ء، ص22-24

Al Boti, Muhammad Saeed Ramzan, Fiqh Al Seerah, Lahore: P22-24

[33] ۔ غازی، محمود احمد، ڈاکٹر، محاضراتِ سیرت ﷺ، ص292

Ghazi, Mahmood Ahmad, Muhazrat e Seerah, P 292

[34] ۔ رضیہ شبانہ، ڈاکٹر، سیرت نگاری کے عصری رجحانات کا جائزہ، پاکستان جرنل آف اسلامک ریسرچ، ملتان: شعبہ علوم اسلامیہ، بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی، دسمبر 2018ء، جلد 19، شمارہ 2، ص83

Razia Shabana, Seerat Niqari k Asri Rujhanat k Jaizah, Pakistan Journal of Islamic Research, Multan: BZU, Vol 19, Issue 2, P83